تعارف و تبصرہ

انجیل برنا باس کا مطالعہ

از جناب بشیر محمود ایم اے۔

ملنے کا پتہ : دارالعلوم اسلامیہ، بفہ ضلع ہزارہ۔

حجم : ۱۸۰ صفحات۔

قیمت : مرقوم نہیں، غالباً چھ یا سات روپے ہوگی۔

جناب برنا باس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ایک مخلص حواری تھے، انھوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حالات اور ان کی تعلیمات کو حضرت کی ہدایت کے بموجب ایک کتاب میں مدوّن کیا تھا۔ یہ کتاب انجیل برنا باس کہلاتی ہے۔ اس میں واضح طور پر توحید کی تعلیم ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے صلیب دیئے جانے کی تردید ہے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مبعوث ہونے کی اسم گرامی کی تصریح کے ساتھ بشارت ہے۔ اس انجیل کو پولوس کے دینِ عیسوی کے ماننے والوں نے اور بہت سی انجیلوں کے ساتھ ۳۲۵ء کی نیقیہ کونسل میں متروک و مردود قرار دے دیا۔ سرکاری طور پر اسے تلف کر دیا گیا۔ لیکن اس کا ایک نسخہ چھپا چھپایا باقی رہ گیا اور ایک ہزار سال کے بعد ملا۔ پھر اس کے ترجمے ہوئے اور نقلیں تیار ہوئیں۔ عیسائی حضرات اسے جعلی بتانے کے لئے طرح طرح کی باتیں بناتے ہیں۔ لیکن کوئی بات جمتی نہیں۔ عیسائی علماء اور دینی رہنماؤں کی شہادتیں اس کی تصدیق کرتی ہیں۔

جناب بشیر محمود صاحب نے اس انجیل کا انگریزی ترجمہ سے اُردو میں رواں اور اچھا ترجمہ کیا ہے اور فاضل مترجم نے اس کے ساتھ ایک طویل مضمون میں اس کا مطالعہ پیش کیا ہے۔ کتاب کا یہ حصہ خصوصیت کے ساتھ دیکھنے کے قابل ہے۔ فاضل مضمون نگار نے عالمانہ تحقیق اور خود عیسائیوں کے اقوال سے یہ ثابت کر دیا ہے کہ انجیل برنا باس جعلی نہیں بلکہ حقیقۃً اُن ہی بزرگ کی مصنفہ کتاب ہے جن کا نام یوسف تھا جو قبرص کے رہنے والے تھے، اور جن کا لقب برنا باس تھا۔ یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مخلص حواری تھے اور

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

اُن کے احوال چشم دید اور اُن کی تعلیم براہِ راست خود اُن ہی سے سُن کر بیان کرتے ہیں۔

ہم اس کامیاب کارنامہ پر جناب بشیر محمود صاحب کو مبارک باد پیش کرتے ہیں اور ہر صاحبِ علم سے اس کتاب کے مطالعہ کی سفارش کرتے ہیں۔ اس کے مطالعہ سے یہ حقیقت واضح طور پر سامنے آجاتی ہے کہ یہودیوں نے دینِ عیسوی کو مسخ کرنے کے لئے کیا کچھ نہ کیا۔ اور یہ سوال جو ایک یورپی عیسائی فاضل نے پیش کیا تھا کہ دینِ عیسوی جو آج موجود ہے حضرت عیسٰیؑ کا پیش کردہ ہے یا یہودیوں کا بنایا ہُوا ہے؟ پوری طرح اُبھر کر سامنے آجاتا ہے۔

زخمۂ دل

حکیم محمود احمد سَرو سہارنپوری کے قصاید نعت و منقبت کا مجموعہ۔

ملنے کا پتہ : مکتبۂ نور منزل۔ جی۔ ۴۰۵۔ غازی صلاح الدین ایوبی روڈ، راولپنڈی۔

حجم : ۱۱۰ صفحات۔ قیمت : چھ روپے۔

بارگاہِ سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم میں تقریباً سارے ہی شعراء نے اپنی عقیدت شعر و قصیدہ کی شکل میں پیش کی ہے۔ لیکن حکیم صاحب کا یہ مجموعہ اس اعتبار سے ممتاز ہے کہ اس میں الحاد، بے جا مبالغہ آرائی یا نعت میں بے ادبی کی سی تشبیہ و استعارہ نہیں ہے۔ صاف ستھری زبان میں جذبات عقیدت پیش کئے گئے ہیں اور اعتدال کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوٹا ہے۔ اس مجموعہ میں ایک قصیدۂ نعتیہ، چاروں خلفائے راشدین کی چار منقبتیں اور آخر میں گیارہ نعتیہ غزلیں شامل ہیں۔ کتابت و طباعت بہت اچھی ہے اور کتاب ہاتھ میں لے کر پڑھنے کو دل چاہتا ہے۔ ہم اس کتاب کو نعتیہ ادب اُردو میں ایک قیمتی اضافہ سمجھتے ہیں۔

دھنی ادب و ثقافت

مصنفہ : پروفیسر انور بیگ اعوان۔

ملنے کا پتہ : بزمِ ثقافت، چکوال ضلع جہلم۔

حجم : ۲۶۸ صفحات قیمت : پانچ روپے ۵۰ پیسے

دھنی تحصیل چکوال ضلع جہلم کے ایک علاقہ کا نام ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس چھوٹے سے قطعۂ اراضی کو جس کا رقبہ صرف ۵۲۱۵۴۸ ایکڑ اور آبادی ۱۱۹۳۱۷ نفوس ہے، بابر بادشاہ نے

عہد میں دھنی کا نام ملتا ہے۔ اور غالباً سنسکرت کے لفظ دھنیہ بمعنی زرخیز و شاداب سے یہ لفظ بن گیا ہے۔ پروفیسر اعوان صاحبِ علم اور صاحبِ قلم مصنف ہیں، انھوں نے اپنے وطن دھنی کی تاریخ، جغرافیہ اور اربابِ کمال کا خصوصاً شاعروں اور ادیبوں کا تذکرہ اس کتاب میں لکھا ہے اور بہت اچھی طرح صاف ستھری اُردو زبان میں لکھا ہے۔ اس میں جا بجا لسانی مباحث بھی آ گئے ہیں جن پر فاضل مصنف نے بڑی عمدہ معلومات مہیا کی ہیں۔ کتاب دلچسپ بھی ہے اور معلومات افزا بھی۔

کتاب پڑھ کر اس کا افسوس ہُوا کہ اتنی اچھی کتاب کو معمولی درجہ کے اخباری کاغذ پر نہیں ہونا چاہیے تھا۔ کتاب اس قابل ہے کہ غور سے پڑھی جائے اور محفوظ طور پر کتب خانوں میں رکھی جائے۔ اخباری کاغذ کتنے دنوں تک باقی رہ سکے گا۔ (عبدالقدوس ہاشمی)

ارمغانِ نعت، چودہ سو سالہ نعتوں کا انتخاب۔

از جناب شفیق بریلوی، ایڈیٹر رسالہ خاتون پاکستان۔

ملنے کا پتہ : مرکز علوم اسلامیہ۔ نمبر ۵، نگار ڈن۔ کراچی نمبر ۳۔

حجم : ۳۶۰ صفحات۔ قیمت : ۲۵ روپے۔

عہد صحابہ سے اب تک نعتوں کے جو نذرانے بارگاہ رسالت میں پیش کئے گئے ہیں، ان کی مقدار اتنی ہے کہ اگر زیادہ سے زیادہ کا مجموعہ تیار کرنے کی کوشش کی جائے تو شاید سیکڑوں مجلدات مرتب ہو جائیں۔ جن میں کمالات ہوتے ہیں ان کی مدح و ثنا نثر میں بھی ہوتی ہے اور نظم میں بھی، زبانی بھی ہوتی ہے اور تحریری بھی، اور جب مدح سرائی کا موضوع وہ ذاتِ قدسی صفات ہو جس میں سارے ہی کمالات انسانی اور اعلیٰ ترین مراتب عبدیت ایک جگہ خالقِ کائنات نے جمع کر دیئے ہوں تو اس کی مدح سرائی جتنی بھی ہو، کم ہے۔

جناب شفیق بریلوی صاحب نے بہ تقریبِ ولادتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے رسالہ خاتونِ پاکستان کے متعدد ضخیم رسول نمبر شائع کئے ہیں۔ اور اب یہ انتخاب نعت "ارمغانِ نعت" کے نام سے تیار کیا ہے۔ اور ہر شاعر کا سنہ وفات بھی دے دیا ہے تاکہ عہد بہ عہد ارتقاء کا اندازہ ہو سکے۔ انتخاب قابلِ تعریف ہے اور ذوق سلیم کے ساتھ کیا گیا ہے۔ اس میں عربی، فارسی، اُردو، سندھی، پنجابی اور سرائیکی

زبانوں کی نعتیں شامل ہیں۔ آخر میں کچھ ہندو شعراء کی نعتیں بھی شریکِ اشاعت کر دی گئی ہیں۔

اس پر مقدمہ ملک کے مشہور عالم مولانا سید عبدالقدوس ہاشمی نے لکھا ہے۔ جو خود اپنی جگہ پر ایک نہایت ہی عالمانہ اور معلومات افزاء مقالہ کا مقام رکھتا ہے۔

اُردو زبان میں اب تک نعتوں کا کوئی مجموعہ اتنا ضخیم اور اس درجہ کا شائع نہیں ہُوا ہے اور کتابت طباعت، کاغذ اور جلد سازی کے اعتبار سے تو یہ کتاب اُس اعلیٰ معیار پر شائع کی گئی ہے کہ جس سے بہتر نہیں بلکہ اس کے برابر بھی کوئی دوسری کتاب شائع کی جا سکے تو بڑا ہی کمال سمجھا جائے گا۔ ہم مصنف اور ناشر کو اس مبارک کتاب کی اشاعت پر مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ اور اُمید کرتے ہیں کہ کسی باذوق صاحبِ علم و ادب کا کتب خانہ اس کتاب سے خالی نہیں رہے گا۔ (شرف الدین اصلاحی)

نذرِ اقبالؒ

مصنف : جناب محمد حنیف شاہد

ناشر : بزمِ اقبال، ۲ ۔ کلب روڈ ۔ لاہور

صفحات : ۲۱۴ قیمت : سات روپے

انسان اپنے ہم جلیسوں سے پہچانا جاتا ہے، جو انسان خود عظیم ہوگا اس کے ہم نشین بھی یقیناً عظمت کے مالک ہوں گے۔ یہی وجہ ہے کہ شاعرِ مشرق علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ جیسے عظیم مفکر اور شاعر کے جلو میں بیٹھے ہوئے بہت سے عظیم انسان دکھائی دیتے ہیں۔ جن میں سر عبدالقادر کا نام سرِفہرست ہے۔ سر عبدالقادر نہ صرف شاعرِ مشرق کے ہم پیالہ و ہم نوالہ تھے۔ بلکہ وہ اقبالؒ کی شخصیت اور شاعری کے بہت سے پہلوؤں کو قوم سے متعارف کرانے والے بھی ہیں۔ علامہ مرحوم کو لافانی عظمتوں سے ہم کنار کرانے میں ان کا بہت حصہ ہے۔ اگر سر عبدالقادر نہ ہوتے تو شائد علامہ شاعری ترک کر دیتے۔ (ص ۸)

زیرِ تبصرہ کتاب "نذرِ اقبال" میں فاضل مصنف جناب محمد حنیف شاہد نے سر عبدالقادر کے ان مضامین، مقالات، مقدمات اور مکاتیب کو جمع کر دیا ہے۔ جن کا تعلق علامہ اقبالؒ کی شخصیت اور فن سے ہے۔ کتاب کے نام "نذرِ اقبالؒ" سے ہی یہ احساس ہوتا ہے کہ یہ ایک دوست کا اپنے عظیم دوست کی خدمت میں نذرانہ ہے۔

اس کتاب کا آغاز ایک نظم سے ہوتا ہے جو علامہ اقبال نے اپنے حقیقی دوست کے لئے انگلستان سے واپسی پر لکھی تھی۔ اس نظم سے علامہ اقبال کے اس عزم کا پتہ چلتا ہے جو بیرونی ممالک سے واپسی پر اپنی قوم کو بیدار کرنے کے لئے ان کے دل میں جاگزیں تھا۔ اس نظم کا پہلا شعر ہے :-

اُٹھ کہ ظلمت ہوئی پیدا افقِ خاور پر
بزم میں شعلہ نوائی سے اُجالا کر دیں

اس کے بعد فاضل مرتب نے بیس صفحات پر مشتمل دیباچہ تحریر فرمایا ہے جس میں علامہ اقبال اور سر عبدالقادر کے باہمی تعلقات کا تفصیل سے جائزہ لیا ہے اور بتایا ہے کہ زندگی کے وہ کون کون سے پہلو تھے جن میں اپنے وقت کے یہ دونوں رہنما باہم دیگر شریک رہے ۔

اصل کتاب سولہ مختلف مقالات، چار مکاتیب اور ضمیمہ" ابلیس کی مجلسِ شوریٰ" پر مشتمل ہے ۔ سولہ مقالات میں پانچ مقالے اور ضمیمہ علامہ اقبال کی شخصیت و فن کے بارے میں طبع ہونے والی کتب پر دیباچے یا مقدمے کی صورت میں سر عبدالقادر نے تحریر فرمائے ۔ اور باقی گیارہ مقالات ہیں جو وقتاً فوقتاً تحریر کئے جاتے رہے ۔

جناب شاہد صاحب نے ان سب بکھری ہوئی تحریروں کو یکجا کر دیا ہے ۔ یہ کوئی اوریجنل کام نہیں ہے ۔ پھر بھی ان کی یہ کوشش قابلِ ستائش ہے کہ انھوں نے سر عبدالقادر کے افکار کو ایک جگہ جمع کر دیا ہے جس سے علامہ اقبال کو سمجھنے میں بہت مدد ملے گی ۔ اس کے علاوہ خود سر عبدالقادر کی شخصیت اور فن کا مطالعہ کرتے وقت یہ کتاب بنیادی ماخذ کا کام دے گی ۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ بیسویں صدی عیسوی کے پہلے نصف میں پنجاب کے ادب و ثقافت اور تاریخ کے بہت سے پہلوؤں پر اس کتاب سے روشنی پڑتی ہے ۔ شاہد صاحب نے چونکہ ہر بات سند اور حوالے کے ساتھ لکھی ہے ۔ اس لئے اس کتاب کی افادیت مزید بڑھ جاتی ہے ۔

اس کتاب کو بزمِ اقبال لاہور نے نہایت دیدہ زیب ٹائپ میں عمدہ کاغذ پر چھاپا ہے ۔ اور قیمت بھی نہایت مناسب مقرر کی ہے ۔

(حافظ محمد طفیل)